

444

آیات نمبر 47 تا 54 میں تاکید کہ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ روز قیامت مشرکین بھی اپنے جھوٹے معبودوں کو پہچاننے سے انکار کر دیں گے۔ جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ ہی سے دعا کرتا ہے لیکن جب اللہ تکلیف دور کر دیتا ہے تو اسے بھلا دیتا ہے۔ ناشکر گزاروں کے لئے سخت عذاب کی وعید۔ قرآن کے حق ہونے کے بارے میں خود اللہ کی گواہی سب سے بڑی شہادت ہے

اِلَیۡهِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ قیامت کے وقوع کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے
وَ مَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَکۡمَامِهَا وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ اور کوئی پھل اپنے شگوفے سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ کو جنم دیتی ہے مگر یہ سب کچھ اس کے علم میں ہوتا ہے وَ یَوۡمَ یُنَادِیۡهِمۡ اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِیۡدٍ ﴿ۚ۴۷﴾ اور جس روز وہ ان مشرکوں کو پکار کر کہے گا کہ کہاں ہیں وہ میرے شریک؟ تو یہ جواب دیں گے کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ آج ہم میں سے کوئی بھی ان شریکوں کے بارے میں گواہی دینے والا نہیں ہے وَ ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَ ظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۴۸﴾ اور جن معبودوں کو یہ لوگ قیامت سے پہلے پکارا کرتے تھے وہ سب ان کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے اور ان کو یقین آ جائے گا کہ اب ان کے لئے فرار ہونے کی کوئی جگہ نہیں ہے لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَ اِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾ انسان اپنے لئے بھلائی کی دعا مانگنے سے کبھی نہیں تھکتا لیکن اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ناامید ہو کر آس توڑ

بیٹھتا ہے وَ لَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَیَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِیۡ ۙ وَ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰی رَبِّیۡۤ اِنَّ لِیۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰی ۚ اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اسے اپنی کسی رحمت کا مزا چکھادیں تو کہنے لگتا ہے کہ میں تو اس کا مستحق تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ کبھی قیامت بھی آئے گی اور اگر کبھی میں اپنے رب کے پاس واپس لوٹایا بھی گیا تو وہاں بھی میرے لئے بہتری ہی ہو گی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۫ وَ لَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۰﴾ یقیناً ہم ایسے کافروں کو بتادیں گے کہ وہ کیا کرتے رہے تھے اور ہم انہیں سخت ترین عذاب کا مزا چکھائیں گے وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾ جب انسان کو ہم کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنا پہلو بچا کر ہم سے دور ہو جاتا ہے لیکن جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ کَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ هُوَ فِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۲﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے فرمادیجئے کہ کیا تم نے کبھی سوچا کہ اگر واقعی یہ قرآن اللہ ہی کی طرف سے آیا ہو اور تم اس کا انکار کرتے رہے تو اس شخص سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو گا جو اس کی مخالفت میں بہت دور نکل گیا ہو سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ ؕ ہم عنقریب ان لوگوں کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں گے، اس کائنات

میں بھی اور خود ان کی ذات کے اندر بھی، یہاں تک کہ یہ بالکل واضح ہو جائے گا کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے اس آیت میں کئے ہوئے وعدہ کے مطابق اللہ نے انسان کو وہ عقل و خرد عطا کر دی ہے کہ آج انسان اپنے جسم کے اندر جھانک کر وہ کچھ دیکھ سکتا ہے جو اس سے پہلے ممکن نہ تھا، انسانی جسم اللہ کی قدرت کا ایک شاہکار ہے۔ اسی طرح اللہ نے انسان کے لئے کائنات کے دور دراز گوشوں تک رسائی ممکن بنا دی ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کو پہچاننے کے لئے کافی ہے۔ اللہ نے حجت پوری کر دی ہے، اب بھی جو شخص اللہ پر ایمان نہ لائے اور اس کی اطاعت نہ کرے، یقیناً وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا ہے۔ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ کیا یہ بات کافی نہیں کہ آپ کا رب خود ہر چیز کا شاہد ہے اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ آگاہ رہو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو حاضر ہونے کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ اپنے علم وقدرت کے ذریعہ ہر چیز پر محیط ہے رکوع [۶]